غسل میں ناخنوں کے نیچے والے حصے کو دھونے کا حکم

ریفرنس نمبر: Nor.8926

تاریخ:05.09.2018

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر ناخنوں کو بڑھے ہوئے چالیس سے زائد دن نہیں ہوئے، تو کیا فرض غسل کے لیے ان ناخنوں کے نیچے پانی بہانا ضروری ہے ؟اور اگر چالیس دن سے زیادہ دن ہو گئے، تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ناخنوں کو بڑھے ہوئے چالیس دن سے کم عرصہ ہوا ہو یا زیادہ،اگران میں میل نہ ہو تو فرض غسل کرتے ہوئے ان کے نیچے پانی بہانا ضروری ہے اور اگر ان میں میل ہو، تو میل کو نکالنا ضروری نہیں، اس کے اوپر سے پانی بہہ جائے، تب بھی غسل ہو جائے گا۔

فتح القدیر میں ہے:"یجب ایصال الماء الی ما تحتہ ان طال الظفر "یعنی اگر ناخن بڑھے ہوئے ہوں تو ان کے نیچے پانی بہانا واجب ہے۔ (فتح القدیر ج1،ص13مطبوعہ کوئٹہ)

قاضی خان میں ہے کہ:"واجمعوا علی ان الدرن لا یمنع تمام الغسل والوضوء لانہ یتولد من ذلک الموضع "یعنی فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جسم کا میل وضو اور غسل سے مانع نہیں کیونکہ یہ جسم کے اسی حصے سے بنتی ہے جہاں لگی ہو۔ (قاضی خان،ج1،ص38،مطبوعہ کراچی)

درمختار میں ہے کہ:" ولا یمنع الطھارۃ ونیم ای خرء ذباب وبرغوث لم یصل الماء تحتہ وحناء ولو جرمہ بہ یفتی ودرن وسخ وتراب وطین ولو فی ظفر مطلقاًقرویا اومدنیاًفی الاصح "یعنی طہارت سے مانع نہیں ہے مچھر اور مکھی کی بیٹ جو جسم تک پانی کو پہنچنے نہ دے اور مہندی اگرچہ جرم دار ہو،اسی پر فتویٰ ہے۔ مٹی اور میل مطلقاً شہری کے ہو یا دیہاتی کے اگرچہ ناخوں میں ہو۔ (درمختار ج1،ص316،مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فتاویٰ رضویہ میں جن اعضاء کو وضو میں دھونا ضروری ہے، ان کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ **"دسوں ناخنوں کے اندر جو جگہ خالی ہے ہاں میل کا ڈر نہیں"**۔۔ کچھ آگے چل کر فرماتے ہیں کہ "ظاہر ہے کہ وضو میں جس جس عضو کا دھونا فرض ہے، غسل میں بھی فرض ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج 1، حصہ ب، ص 598،602، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بہار شریعت میں ہے کہ "جس چیز کی آدمی کو عموماًیا خصوصاًضرورت پڑتی رہتی ہے اور اس کی نگہداشت واحتیاط میں حرج ہو، ناخنوں کے اندر یااوپر یااور کسی دھونے کی جگہ پر اس کے لگے رہ جانے سے اگرچہ جرم دار ہو، اگرچہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے، اگرچہ سخت چیز ہو وضو ہو جائے گا۔ جیسے پکانے گوندھنے والوں کے لئے آٹا، رنگریز کے لئے رنگ کا جرم، عورتوں کے لئے مہندی کا جرم، لکھنے والوں کے لئے روشنائی کا جرم، مزدور کے لئے گارا مٹی، عام لوگوں کے لئے کوئے یا پلک میں سرمہ اسی طرح بدن کا میل، مٹی، غبار، مکھی، مچھر کی بیٹ وغیرہ۔"

(بھارشریعت ج 1 ص 292، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واضح رہے کہ چالیس روز سے زیادہ ناخن یاموئے بغل یاموئے زیرناف رکھنے کی اجازت نہیں۔ چالیس روز کے بعد گناہ گار ہوں گے۔ ایک آدھ بار میں گناہ صغیرہ ہو گا، عادت ڈالنے سے کبیرہ ہو جائے گا۔

(مستفاد از فتاوی رضویہ جلد 22 صفحہ 678)

و اللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

24ذوالحجۃالحرام1439ھ/05ستمبر 2018ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے